

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الجواب حامداً ومصلياً

﴿۱﴾..... صورت مسئلہ میں اگر یہ دیوار مسجد شرعی کی حدود سے باہر ہے (اگرچہ مسجد کی بیرونی چار دیواری کے اندر ہو) تو مسجد کمیٹی کی اجازت سے اس پر ولیمہ کا اشتہار لگانا جائز ہے، کیونکہ ولیمہ سنت عمل ہے۔ اسی طرح دیگر دینی کاموں کے اشتہارات بھی مسجد کمیٹی کی اجازت سے لگائے جاسکتے ہیں۔

حاشیہ ابن عابدین (۴: ۳۵۸)

ونقل فی البحر قبلہ ولا یوضع الحدع علی حدار المسجد وإن کان من أوفاه . اهـ .  
قلت :وبہ حکم ما یصنعه بعض حیران المسجد من وضع حدوع علی حداره فإنه لا یحل ولو دفع الأحره .

الفتاویٰ الہندیہ (۵: ۳۲۰)

وسئل الحندی عن قیم المسجد بیح فناء المسجد لیتحر القوم هل له هذه الإباحة فقال إذا كان فيه مصلحة للمسجد فلا بأس به إن شاء الله تعالى قيل له لو وضع فی الفناء سرراً فأجرها الناس لیتحروا علیها وأباح لهم فناء ذلك المسجد هل له ذلك فقال لو كان لصالح المسجد فلا بأس به إذا لم یکن ممراً للعامة وسئل عن فناء المسجد أهو الموضع الذی بین بدی حداره أم هو سدة بابه فحسب فقال فناء المسجد ما یظله ظلة المسجد إذا لم یکن ممراً لعامة المسلمین .

﴿۲﴾..... اگر دوسرے دن معلوم ہوا کہ تراویح کی دو رکعتیں کسی وجہ سے فاسد ہو گئی تھیں تو انفراداً ہر شخص پڑھے، جماعت سے نہ پڑھے جائیں۔ اور جو قراءت ان دو رکعتوں میں کی گئی تھی اس کا اعادہ تراویح میں کیا جائے قضا پڑھی جانے والی نماز میں تلاوت کا اعادہ کرنا کافی نہیں۔

الفتاویٰ الہندیہ (۱: ۱۱۷)

وإذا تذکروا أنه فسد علیهم شفع من اللیلة الماضية فأردوا القضاء بنية التراويح بکره .....  
وإذا شکوا فی عدد التسلیمات اختلف المشایخ فی الإعادة وعدمها بحماعة أو فرادی والصحیح أن یعدوا فرادی هكذا فی المحيط

الفتاویٰ الہندیہ (۱: ۱۱۸)

وإذا فسد الشفع وقد قرأ فیہ لا یعتد بما قرأ فیہ ویعید القراءة لیحصل له الختم فی الصلاة الحائزہ وقال بعضهم یعتد بها کذا فی الحوہرة النيرة  
البحر الرائق (۲: ۶۱)

قوله ( ولزم النفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع ) بیان لما وجب علی العبد من الصلاة بالتزامه وهو نوعان ما وجب بالقول وهو النذر وما وجب بالفعل وهو الشروع فی النفل .  
..... ثم هذا النفل إذا حصار لازماً بالشروع لا یخرج عن أصل النفلیة ولهذا لو افتدی متطوعاً بإمام مفترض ثم قطعه ثم اقتدی به ولم ینو القضاء فإنه یخرج عن العهدة ولو نوى تطوعاً آخر ذکر فی الأصل أنه ینوب عما لزمه بالإفساد وهو قول أبی حنیفة وأبی یوسف  
وذكر فی زیادات الزیادات أنه لا ینوب كما فی البدائع أيضا .

﴿۳﴾..... اس صورت کا صریح جزئیہ تو نہیں ملا، البتہ قواعد سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس مسافر نے بیناک میں روزہ نہ توڑا اور روزہ مکمل کر لیا تو اس کا روزہ ہو جائیگا، اور اگر بیناک میں توڑ دے تو اس میں بھی حرج

